قرآنیات

البیان
جاوید احمد غامدی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورة الکھف

(۷)

(گذشتہ سے پیوستہ)

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا ﴿۹۹﴾
وَّعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ عَرْضًا ﴿۱۰۰﴾ الَّذِيْنَ كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِيْ غِطَآءٍ

اُس دن[۱۰۴] ہم لوگوں کو چھوڑ دیں گے کہ ایک دوسرے سے موجوں کی طرح ٹکرا رہے ہوں گے[۱۰۵] اور صور پھونکا جائے گا۔ اِس طرح ہم اُن سب کو اکٹھا کر لیں گے[۱۰۶] اور اُس دن ہم دوزخ کو اُن منکروں

۱۰۴؎ یعنی جس دن خدا کے وعدے کا ظہور ہو گا۔ اوپر ذوالقرنین کا قول نقل ہوا ہے کہ اُس نے اپنی بنائی ہوئی عظیم دیوار کو دیکھ کر کہا تھا کہ جب میرے پروردگار کے وعدے کے ظہور کا دن ہو گا تو وہ اِس کو ڈھا کر برابر کر دے گا۔ یہ قرآن نے اُسی پر عطف کر کے بات کو آگے بڑھا دیا ہے اور دیکھیے کہ کس بلاغت کے ساتھ بڑھایا ہے۔

۱۰۵؎ یہ اُس وقت کی تصویر ہے، جب یاجوج و ماجوج اپنے علاقوں سے نکل کر ہر بلندی سے لوگوں پر پل پڑیں گے۔ ہم پیچھے بیان کر چکے ہیں کہ وہ نوح علیہ السلام کے بیٹے یافث کی اولاد ہیں اور اُن کا اصل وطن وسط ایشیا کا علاقہ ہے۔ سورۂ انبیاء (۲۱) کی آیت ۹۶ میں اُن کے اِس خروج کا ذکر ہوا ہے۔ وہاں صاف اشارہ ہے کہ قیامت اُن کی اِسی عالم گیر یورش کے اندر سے نمودار ہو جائے گی۔ اِس لحاظ سے یاجوج و ماجوج کا خروج اور قیامت گویا ایک ہی دن کے واقعات ہیں۔

عَنۡ ذِکۡرِیۡ وَ کَانُوۡا لَا یَسۡتَطِیۡعُوۡنَ سَمۡعًا ﴿۱۰۱﴾

اَفَحَسِبَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا اَنۡ یَّتَّخِذُوۡا عِبَادِیۡ مِنۡ دُوۡنِیۡۤ اَوۡلِیَآءَ ؕ اِنَّاۤ اَعۡتَدۡنَا جَہَنَّمَ لِلۡکٰفِرِیۡنَ نُزُلًا ﴿۱۰۲﴾

قُلۡ ہَلۡ نُنَبِّئُکُمۡ بِالۡاَخۡسَرِیۡنَ اَعۡمَالًا ﴿۱۰۳﴾ اَلَّذِیۡنَ ضَلَّ سَعۡیُہُمۡ فِی الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا وَ ہُمۡ یَحۡسَبُوۡنَ اَنَّہُمۡ یُحۡسِنُوۡنَ صُنۡعًا ﴿۱۰۴﴾ اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا بِاٰیٰتِ رَبِّہِمۡ وَ لِقَآئِہٖ فَحَبِطَتۡ اَعۡمَالُہُمۡ فَلَا نُقِیۡمُ لَہُمۡ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ وَزۡنًا ﴿۱۰۵﴾ ذٰلِکَ جَزَآؤُہُمۡ جَہَنَّمُ بِمَا کَفَرُوۡا وَ اتَّخَذُوۡۤا اٰیٰتِیۡ وَ رُسُلِیۡ ہُزُوًا ﴿۱۰۶﴾

کے سامنے پیش کریں گے جن کی آنکھوں پر میری یاددہانی سے پردہ پڑا رہا[107] اور وہ سننے کی تاب نہیں لاتے تھے۔۹۹-۱۰۱

پھر کیا یہ منکرین اِس خیال میں ہیں کہ میرے بندوں کو یہ میرے سوا اپنا کارساز بنا لیں[108]؟ (یہ محض خوش فہمی ہے)۔ ایسے منکروں کی مہمانی کے لیے ہم نے جہنم تیار کر رکھی ہے۔۱۰۲

اِن سے کہو، کیا ہم تمھیں بتائیں کہ اپنے اعمال کے لحاظ سے سب سے زیادہ خسارے میں کون ہیں؟ وہ لوگ جن کی تمام سعی و جہد دنیا کی زندگی میں اکارت ہو گئی اور وہ اِسی خیال میں رہے کہ وہ بہت اچھا کام کر رہے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جنھوں نے اپنے پروردگار کی آیات اور اُس سے ملاقات کا انکار کیا۔ سو اُن کے اعمال ضائع ہوئے۔ اب قیامت کے دن ہم اُن کو کوئی وزن نہ دیں گے۔ اُن کا بدلہ یہی جہنم ہے، اِس لیے کہ اُنھوں نے انکار کیا اور میری آیتوں اور میرے رسولوں کا مذاق اڑایا ہے۔۱۰۳-۱۰۶

۱۰۶؎ آیت میں لفظ 'جَمۡعًا' اِس حقیقت کو ظاہر کرتا ہے کہ اِس حشر سے کوئی بھی نہیں بچے گا۔ چھوٹے بڑے، عامی و عارف اور عابد و معبود، سب پکڑ بلائے جائیں گے۔

۱۰۷؎ یعنی جس دوزخ کی یاددہانی کی گئی اور اُسے عقل کی آنکھوں سے نہ دیکھ سکے، اُسے سر کی آنکھوں سے دیکھنے پر مجبور ہوں گے۔

۱۰۸؎ اِس لیے کارساز بنا لیں کہ فیصلے کے دن وہ اِن کی سفارش سے اپنے آپ کو میری گرفت سے چھڑا سکیں۔

اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتۡ لَهُمۡ جَنّٰتُ الۡفِرۡدَوۡسِ نُزُلًا ﴿۱۰۷﴾
خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا لَا يَبۡغُوۡنَ عَنۡهَا حِوَلًا ﴿۱۰۸﴾
قُلۡ لَّوۡ كَانَ الۡبَحۡرُ مِدَادًا لِّـكَلِمٰتِ رَبِّىۡ لَنَفِدَ الۡبَحۡرُ قَبۡلَ اَنۡ تَنۡفَدَ كَلِمٰتُ
رَبِّىۡ وَلَوۡ جِئۡنَا بِمِثۡلِهٖ مَدَدًا ﴿۱۰۹﴾
قُلۡ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثۡلُكُمۡ يُوۡحٰٓى اِلَىَّ اَنَّمَاۤ اِلٰهُكُمۡ اِلٰـهٌ وَّاحِدٌ فَمَنۡ كَانَ يَرۡجُوۡا
لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلۡيَـعۡمَلۡ عَمَلًا صَالِحًـا وَّلَا يُشۡرِكۡ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا ﴿۱۱۰﴾

البتہ جو ایمان لائے اور اُنھوں نے اچھے عمل کیے ہیں، اُن کے لیے فردوس کے باغوں کی مہمانی ہے۔ وہ اُس میں ہمیشہ رہیں گے، وہاں سے کبھی اٹھنا نہ چاہیں گے۔[۱۰۹] ۱۰۷-۱۰۸

(یہ نشانیاں مانگتے ہیں)۔ اِنھیں بتاؤ، (اے پیغمبر) کہ میرے پروردگار کی نشانیوں[۱۱۰] کو لکھنے کے لیے اگر سمندر روشنائی بن جائے تو سمندر ختم ہو جائے گا، اِس سے پہلے کہ میرے پروردگار کی نشانیاں ختم ہوں، اگرچہ ہم اُس کے ساتھ اُسی کے مانند اور سمندر ملا دیں۔ ۱۰۹

اِن سے کہو، (تم کس سے نشانیاں مانگتے ہو)؟ میں بھی تمھاری ہی طرح ایک آدمی ہوں۔ مجھ پر وحی آتی ہے کہ تمھارا معبود صرف ایک ہی معبود ہے۔ سو جسے اپنے پروردگار سے ملنے کی امید ہو، اُسے چاہیے کہ نیک عمل کرے اور اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو شریک نہ ٹھیرائے۔ ۱۱۰

۱۰۹؎ یہ اِس لیے فرمایا کہ وہ مطمئن رہیں، خدا کی جنت کوئی اکتا جانے کی چیز نہیں ہے۔ اُن کی دل چسپی کے لیے ہر روز وہاں ایک نئی دنیا ہو گی جس میں اُن کے مدارج بھی ہمیشہ بلند ہوتے رہیں گے اور اُس کی نعمتیں بھی جدت طرازیوں کے ساتھ برابر بدلتی رہیں گی۔

۱۱۰؎ اصل میں لفظ 'کَلِمٰت' آیا ہے۔ یہ 'کَلِمَة' کی جمع ہے جس کے معنی 'بات' کے ہیں، لیکن یہاں اِس سے مراد وہ عجائب قدرت و حکمت ہیں جن کا مشاہدہ ہم آفاق و انفس میں کرتے ہیں۔ ہم نے ترجمہ اِسی کے لحاظ سے کیا ہے۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org